Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد لله المفضل المنعام که درین ایام سعادت فرجام رسالۀ عجالۀ رائعه
موسومه به

بستان الواعظین

از تصنیفات ... صاحب دام ظله ...

مولانا و مقتدانا جناب مولوی مفتی سید محمد عباس ...

بمقام لکهنو

محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ یکم ماه محرم سنه ۱۲۸۰ هجری

باهتمام سید عابد علی رضوی بمطبع اثنا عشری مطبوع گردید

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب المشرقین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ
محمد سید الثقلین وآلہ المصطفین الی طلوع النیرین وسطوع
الفرقدین اما بعد پس کہتا ہی خاکپای اقدام مومنین مقتبس انوار
علماء دین المذنب الخاطی الجانی السید عبد اللہ الحسینی ابن المولی الامجد
الاورع الازہد الجناب السید عنایت حسین غفر لہما اللہ بسید الکونین
کہ ایک روز فقیر مع اپنے چند احباب خاص کے بیٹھا تھا اور کچھ اذکار حسنہ اور
صحبت میں ہو رہے تھے کہ اس درمیان میں ذکر فضائل علم و علما و موعظہ و تقلید
واجبہا کا بھی آیا پس بعض احباب سے بحث اسمین شروع کی بعض تقریرات
لا طائل و لغو بعض اشخاص کی نقل کرنے لگے کہ وہ اس طرح کے کلام زبان پر لاتے اور جس
سے ... معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ ... علماء ... کو ... نہیں رکھتے بلکہ منکر محض ان

ہر چند اونکو اوسوقت جواب اسکے دیئے گئے مگر ملزم نہوئے اور انکار اپنے نہ بدلے
اس امر سے مجکو بسبب درد دین کے نہایت تاسف و صدمہ ہوا اور خاطر فاتر مین
آیا کہ یہ چند امور بطور استفتے کی لکھکر حضور مین حاکم شرع کے بھیجون کہ جواب سے
اسکے سرفراز فرماوین تا بسند کے لئے خدمت مین اون بزرگوار کے حاضر کرون
اور وہ بھی انکار سے باز آوین اور راہ مستقیم کو اختیار کرین اور ظلمات
سے طرف نور کے آوین چنانچہ مینے اونکو لکھکر حضور مین ملاذ خلائق جناب مقدس
القاب جلالت مآب نبالت انتساب مولانا العلام الحبر القمقام اعلم العلما افقہ الفقہا
اکمل الکملا افضل الاماجد آیۃ اللہ فی الناس الجناب المفتی السید محمد عباس
ابد اللہ جلالہ و مد اظلالہ ما طارت الطیر و ما دامت السیارۃ فی السیر کے ارسال
کئے اور اون جناب نے جواب ان امور کے ضمن مین چند تنبیہات کی لکھکر پاس
حقیر کے بھیجے اور مینے بنظر فوائد عوام و امید ثواب تمام اون تنبیہات کو کہ
جو بھیجے ہوئے اوس جناب کے تھے فقط دیباچہ اپنے طرف سے بڑھا کر چھپوا دیئے
اور نام اس رسالہ کا بستان الواعظین رکھا وفقنا اللہ لما ینفعنا فی الدنیا
والدین تنبیہ اول حق تعالی فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون ترجمہ لفظی ہر سے الفاظ آیۃ شریفہ کا یہ ہے کہ نہین پیدا کیا ہمنے
جن و انسان کو مگر ہمواسطے کہ عبادت کرین میری پس معلوم ہوا کہ خلقت
بشر کے عبادت کی واسطے ہے اور عبادت کا طریقہ قرآن و حدیث سے معلوم
ہوتا ہے اور بے تحصیل علم کے دریافت صحیح ہو سکتا ہے پس تحصیل علم دین
سبب واجبات و عبادات کے بمقدمہ ہے تنبیہ دوم تحصیل علم دین کے اور

نماز روزہ و دیگر احکام واجبہ کا بجا لانا ہر شخص پر واجب ہے اور اسیقدر
علم کا واجب ہونا ضروریات دین سے ہے اور منکر اس امر کا یعنے جو کہے کہ تحصیل
علم مسائل اصول دین اور علم نماز روزہ وغیرہ کا واجب نہین ہے وہ کافر
نجس ہے اسواسطے کہ طلب علم فریضہ ہے بنص حدیث اور منکر فریضہ کا کافر ہے
چنانچہ وسائل الشیعہ کی ضمن مین ایک حدیث طولانی حضرت امام صادق علیہ السلام
سے منقول ہے فمن ترک فریضۃ من الموجبات فلم یعمل بہا وجحدہا
کان کافرا یعنے پس جو شخص کہ ترک کرے کسی فریضہ کو واجبات سے پس نہ عمل
کرے ساتھ اوسکے اور انکار کرے اوسکا ہوگا کافر **تنبیہ سوم** قرآن و حدیث
مین تاکید تحصیل علم دین کثرت سے وارد ہے اور فضیلت علم و علما مین آیات قرآن
و احادیث اہلبیتؑ بیحد و بے انتہا ہین مگر چند آیتین قرآن شریف کی اور چند
حدیثین اس مقام مین واسطے آگاہی کے لکہے جاتے ہین پس آیات قرآنی سے
ایک یہ آیت ہی سورۂ نحل مین فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور مراد اہل ذکر سے
ائمہ علیہم السلام ہین بنا بر اکثر روایات کی اس آیہ شریفہ مین تصریح ہے کہ جو علم
نرکہتا ہو اوسکو دریافت کرنا چاہیے دوسری آیت سورۂ زمر مین ہل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب
یعنے آیا برابر ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ جو نہین جانتے ہین تذکر
نہین کرتے مگر صاحبان عقل تیسری آیت سورۂ مجادلہ مین یرفع اللہ الذین
آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے بلند کرے [illegible]

.ون لوگون کے جو ایمان لائے تم مین سے اور اون لوگون کے جنکو علم
عطا کیا گیا اور دیگر آیات قرانی سے بہی جا بجا فضیلت علم و عالم کے ثابت
ہے بلحاظ اختصار ان تین آیتون پر اکتفا کی گئے اور اسیطرح احادیث شریفہ
سے واجب ہونا تحصیل علم کا اور فضیلت علم و علما ثابت ہے چنانچہ کتاب
بحار مین منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ اطلبوا العلم و
لو بالصین فان طلب العلم فریضۃ علے کل مسلم یعنے طلب کرو
علم کو اگرچہ ملک چین مین جاکے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلم پر اور اوسی
کتاب مین مروی ہے قال النبی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
الا و ان اللہ یحب بغاۃ العلم یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے طلب علم واجب ہے ہر مسلم پر آگاہ ہو کہ خدا دوست رکھتا ہے طالبان
علم کو اور اوسی کتاب مین ماثور ہے عن ابی عبد اللہ قال طالب
العلم یستغفر لہ کل شیء حتی الحیتان فی البحار والطیر فی جو السماء
یعنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طالب العلم کے واسطے
استغفار کرتے ہین ہر چیزین یہانتک کہ مچھلیان دریا مین اور پرندے
فضاے آسمان مین اور اوسی کتاب مین مروی ہے عن علی قال
الجلوس ساعۃ عند العلماء احب الی اللہ من عبادۃ الف
سنۃ والنظر الی العالم احب الی اللہ من اعتکاف سنۃ فی البیت الحرام
و زیارۃ العلماء احب الی اللہ تعالی من سبعین طوافا حول البیت
وافضل من سبعین حجۃ و عمرۃ مبرورۃ مقبولۃ و رفع اللہ لہ سبعین

درجة وانزل الله علیه الرحمة وشفعت له الملائکة الى ا
وجبت له یعنے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیٹھنا
ایک ساعت کا پاس عالمون کے محبوب تر ہے نزدیک خدا کے عبادت
سے ہزار سال بھر کے اور نظر کرنا طرف عالم کے محبوب تر ہے نزدیک خدا
کے اعتکاف سے ایک سال بھر کے خانہ کعبہ مین اور زیارت عالم کے محبوب تر ہے
نزدیک خدا کی ستر طواف سے گرد خانہ کعبہ کے اور افضل ہے ستر حج و
عمرہ مقبول سے اور بلند کرتا ہے خدا واسطے اوس شخص کے ستر درجے
اور نازل کرتا ہے خدا اوپر اوسکے رحمت کو اور گواہی دیتے ہین ملائکہ
اوس کے لئے کہ بہشت واجب ہوئے کے واسطے اوسکے اور اوسی کتاب مین
منقول ہے قال النبی یا اباذر الجلوس ساعة عند مذاکرة العلم
احب الى الله من الف غزوة وقراءة القرآن کله اثنی عشر الف
مرة علیکم بمذاکرة العلم فان بالعلم تعرفون الحلال من
الحرام یا اباذر الجلوس ساعة عند مذاکرة العلم خیر لک
من عبادة سنة صیام نهارها وقیام لیلها والنظر الى وجه
العالم خیر لک من عتق الف رقبة یعنی فرمایا جناب رسول خدا صلی
علیه و آله نے کہ اے ابوذر بیٹھنا ایک ساعت کا نزدیک مذاکرہ علم کے
محبوب تر اور پسندیدہ تر ہے نزدیک خدا کے ہزار جہاد سے اور پڑھنے
سے تمام قرآن کے بارہ ہزار مرتبہ لازم کرو تم لوگ مذاکرہ علم کو بتحقیق
بسبب علم کے پہچانتے ہو تم حلال کو حرام سے اے ابوذر بیٹھنا ایک

ساعت کا وقت مذاکرہ علم کے بہتر ہے واسطے تیرے عبادت سے ایک سال
کے اسطرح کہ دن بھر روزہ رکھے اور شب کو قیام کرے عبادت مین اور نظر
کرنا طرف روے عالم کے بہتر ہے واسطے تیرے آزاد کرنے سے ہزار بندے کے
اور کتاب معالم الزلفی مین ماثور ہے روی انہ ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ رجلان
کان احدہما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس یعلم الناس وکان الآخر یصوم النہار
ویقوم اللیل قال صلی اللہ علیہ وآلہ فضل الاول علی الثانی کفضلی
علی ادناکم یعنے منقول ہے کہ ذکر کیے گئے نزدیک جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کے دو شخص کہ ایک اونمین سے پڑہتا تہا نماز واجب کو اور بیٹہتا
تہا اور تعلیم کرتا تہا لوگون کو اور دوسرا شخص روزہ رکھتا تہا اور شب بیداری
کرتا تہا عبادت مین فرمایا حضرت نے کہ فضیلت پہلے شخص کے دوسرے پر ایسی ہے
جیسے فضیلت میری اوپر کسی شخص ادنے کے تم لوگون مین سے اور کتاب مذکور
مین منقول ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من تعلم بابا من
العلم لیعلمہ الناس ابتغاء وجہ اللہ اعطاہ اللہ تعالی اجر سبعین
نبیا یعنے جو شخص کہ سیکہے کوئی باب علم سے تا کہ تعلیم کرے اور سکہاوے
خلق کو واسطے طلب خوشنودی خدا کی عطا فرماوے گا اوسکو خدا تعالی اجر
ستر پیغمبر کا اور اسی کتاب مین مروی ہے عن علی وعن رسول اللہ
صلی اللہ علیہما وآلہما قال من خرج یطلب بابا من علم لیرد بہ باطلا
الی حق او ضلالۃ الی ہدی کان عملہ ذلک کعبادۃ متعبد اربعین
عاما یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام وجناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ جو شخص نکلے طلب کرنے مین ایک باب علم کے تاکہ رد کرے ساتھہ اوس علم کے باطل کو طرف حق کے یا رد کرے گمراہ کو طرف ہدایت کے ہوگا یہ عمل اوسکا مثل عبادت کرنے عابد کے چالیس برس تک اور اوسی کتاب مین مذکور ہے قال علیہ السلام من مشے فے طلب العلم خطوتین وجلس عند العالم ساعتین وسمع من المعلم کلمتین اوجب اللہ لہ جنتین کما قال اللہ تعالی ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنے فرمایا علے علیہ السلام نے کہ جو شخص چلے بیچ طلب علم کے دو قدم اور بیٹھے نزدیک عالم کے دو ساعت اور سنے علم سے دو کلمہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے دو جنت جسطرح کہ کہا اللہ تعالی نے ولمن خاف مقام ربہ جنتان ترجمہ ظاہرے الفاظ آیہ شریفہ کا یہ ہے کہ جو شخص ڈرے کھڑے ہونے سے سامنے اپنی پروردگار کے اوسکے لیے دو جنت ہین اور کتاب کافی مین ماثور ہے عن امیر المؤمنین علیہ السلام ایہا الناس ان کمال الدین طلب العلم والعمل بہ الا وان طلب العلم اوجب علیکم من طلب المال ان المال مقسوم مضمون لکم قد قسمہ عادل و ضمنہ وسیفی لکم والعلم مخزون وعند اہلہ وقد امرتم بطلبہ من اہلہ فاطلبوہ یعنے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا اون حضرت نے ای گروہ خلق جانو اور آگاہ ہو تحقیق کہ کمال دین طلب کرنا علم کا ہے اور عمل کرنا اوسپر آگاہ ہو تحقیق کہ طلب کرنا علم کا تم لوگون پر زیادہ واجب ہے طلب کرنے سے مال کے تحقیق کہ مال قسمت کیا

اور ضمان کیا گیا ہے تحقیق کہ قسمت کیا خداوند عادل نے مال کو درمیان
تمہارے اور ضامن ہوا خداوند عادل اوسی مال کا یعنے رزق کا اور تحقیق یہ
سبب ہے کہ وفا کرے خداوند عالم واسطے تمہارے اور علم مخزون ہے نزدیک
اہل علم کے اور تحقیق کہ تم سبکو حکم کیا گیا کہ طلب علم کرو اہل علم سی پس طلب کرو تم لوگ علم کو اور
کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین اور کتاب امالی مین مذکور ہے عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام قال اذا کان یوم القیمۃ جمع اللہ تعالی الناس فی
صعید واحد ووضعت الموازین فتوزن دماء الشہداء مع مداد
العلماء فیرجح مداد العلماء علی دماء الشہداء یعنے ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ جسوقت روز محشر ہوگا جمع کرے گا
اللہ تعالے خلائق کو ایک زمین مین اور میزان انکے اعمال برپا کیے جائینگے
اور تولے جائینگے خون شہدا کے ساتھ سیاہی علما کے پس بھاری ہوگی
سیاہی علما کی اوپر خون شہدا کی اور کتاب امالی وغیرہ مین مذکور ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المومن اذا مات وترک ورقۃ
واحدۃ علیہا علم تکون تلک الورقۃ سترا فیما بینہ وبین النار
واعطاہ اللہ تعالی بکل حرف مکتوب علیہا مدینۃ فی الجنۃ اوسع
من الدنیا سبع مرات وما من مؤمن یقعد ساعۃ عند العالم الا
ناداہ ربہ عز وجل جلست الی حبیبی وعزتی وجلالی لاسکننک
الجنۃ معہ ولا ابالی یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
کہ مومن جسوقت مرجاے اور چھوڑ جاے ایک ورق کو کہ اوس پر علم لکھا ہو

تو ہوگا وہ بدرقہ پردہ اور حائل درمیان اوس شخص کے اور آتش جہنم کے
اور اللہ تعالے بعوض ہر حرف کے کہ لکھا ہوا ہو اوس ورق پر عطا
کرے گا اوسکو ایک شہر جنت مین کہ وسیع تر ہو دنیا سے بسات برابر
اور جو شخص مومن کہ بیٹھے ایک ساعت نزدیک عالم کے تو ندا کرتا ہے
اوسکو پروردگار اوسکا کہ بیٹھا تو نزدیک میرے حبیب کی قسم ہے عزت
و جلال میرے کے کہ ہر آئینہ ساکن کرونگا تیرے تئین جنت مین ساتھ اوس
عالم کے اور نہین پروا رکھتا ہون **تنبیہ چہارم** مراد علم سے ان سب
اخبار مین علم دین ہے اور یہ شامل ہے معرفت خدا و رسول و ائمہ علیہم
السلام پر اور ابطال مذاہب باطلہ پر اور معرفت مسائل فقہ و شریعت
جو رسول و آل رسول صلی اللہ علیہم سے منقول ہین **تنبیہ پنجم** مجلس موعظہ
اور مجلس درس دونون مجلس مذاکرہ علم ہین اور جو حدیثین فضائل مذاکرہ علم
اور مجلس علم مین وارد ہین دونون مجلسون پر صادق ہین اور جو فضیلتین
متعلم کی اور عالم کے ہین وہ مدرس علم دین اور واعظ و مبینِ اخبار ائمہ
طاہرین اور مفسر قرآن مبین پر صادق ہین اور جو فضیلتین متعلم کے ہین
وہ اون اشخاص پر صادق ہین جو مسئلہ کسی عالم سے پوچھ کر یاد رکھتے ہین
یا بطور درس عالم سے پڑھتے ہین اور مجلس موعظہ مین عالم دین سے آ کر
کسی حکم دین کو یا آیات و حدیث کو سیکھتے ہین اور یاد کرتے ہین خلاصہ یہ
ہے کہ حدیثین فضیلت وعظ و درس و مدرسہ و عالم و متعلم اور واعظ و سامع
کے وعظ مین کافی و وافی ہے **تنبیہ ششم** وعظ و نصیحت و پند جو مراد ہے

اظہار کرنے سے ایسی چیز کے کہ جو نفع بخشے امور دین مین یا دنیا مین اوسکے
چند قسمین ہین اول وعظ باللسان ہی اور وعظ باللسان یہ ہے کہ ذکر کرے
واسطے لوگون کے ایسے امور جو نافع ہون اونکو اور رغبت دلاوے طاعات
خدا کے اور ڈراوے اونکو معاصی سی اور امید دلاوے اور خوشخبری دیوے
اونکو اور خوف دلاوے اور تہدید کرے اونکی اور رلاوے اونہین اور
پگھلاوے اونکے قلوب کو آیات اور روایات اور اقوال علما اور عرفا سے
اور حکایات سی اور سیرتون سے علما اور عرفا کے یہ تو اصل وعظ ہے اور
قباحت نہین ہے کہ بیان کرے ایسے امر کو کہ جو خوش کرے سامعین کو مثل
حکایات وغیرہ کے جو مناسب مقام ہون واسطے اونکے رغبت دلانے کے
مواعظ مین پس یہ اس اعتبار سے یعنے باعتبار رغبت دلانے کے دور نہین کہ
داخل ہو مصداق وعظ مین اگرچہ بلا لحاظ اس اعتبار کے بہی ذکر ایسے امر
کا مشروع بلکہ مندوب ہے اس جہت سے کہ اسمین مسرور کرنا ہے مومنین
کے دلون کو دوسرے وعظ بالکتابت ہے اور وعظ بالکتابت مقصود ہے
لکھنے سے اخبار اور حکایات کے تا منتفع ہون اوس سے لوگ اپنے امور
دین و دنیا مین اور نظر بیچ اس قسم کی مثل نظر قسم اول کے ہے یعنے جسطرح
قسم اول مین قباحت نہین ہے بیان کرنا اون چیزون کا جو باعث سرور
مومنین ہون علے ہذا القیاس عیب نہین ہے کہ قسم ثانے مین بہی لکہی جاوے
ایسی چیزین تیسرے وعظ بالعمل ہے مطلب اوس کی یہ ہے کہ اختیار کرے
اعمال صالحہ کو تا لوگ اوس فعل مین اونکی اقتدا کرین اور اکثر اسیکو دخل

زیادہ ہے تاثیر مین اور حاصل ہونے مین اون منافع کے جو مقصود ہین وعظ
سے بلکہ وعظ قولی بغیر عملی اثر نہین کرتا اور وعظ عملی اثر کرتا ہے اگرچہ وعظ
قولی نہو وہی تنبیہ ہے غرض وعظ فعل خدا اور رسول کا ہے اور قرآن جو
کلام خدا ہے وعظ سے بھرا ہوا ہے چنانچہ سورۂ یونس مین خود فرماتا
ہے یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَوْعِظَۃٌ مِنْ رَبِّکُمْ یعنے ای گروہ خلق
تحقیق کہ آیا تم لوگون کے طرف وعظ و پند جانب سے پروردگار تمہارے
کے اور اس قسم کے آیتین قرآن شریف مین بہت ہین اور غرض بہیجنے
سے انبیا و ائمہ علیہم السلام کے وعظ و ہدایت خلق ہے چنانچہ پیغمبر خدا محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کو حکم وعظ کا دیا ہے جیسا کہ خود سورۂ سبا مین
فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ آخر آیت تک یعنی کہہ تو ای محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ جز این نیست کہ مین تمکو وعظ و نصیحت کرتا ہون ساتھہ ایک خصلت
کے اور فرمایا سورۂ نحل مین اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ یعنے دعوت کر تو ای محمد طرف راہ پروردگار اپنی ساتھہ حکمت کے
اور موعظہ نیک کے اور سیوا اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور
امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ ہدا علیہم السلام وعظ فرماتے تہی اپنے
اصحاب کو چنانچہ خطبہ ان سب حضرات علیہم السلام کے کتابون مین مذکور
و مشہور ہین حاصل کلام یہ کہ بہیجنا پیغمبرون اور امامون کا فقط وعظ و
ہدایت خلق کے واسطے ہے اور قرآن مجید مین اور احادیث نبی و ائمہ
علیہم السلام مین وعظ و ہدایت خلق و بیان احکام دین بہرا ہوا ہے

مر اس مقام مین ایک حدیث موعظہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
آلہ کی تبرکاً لکھی جاتی ہے قال قیس بن عاصم وفدت مع جماعۃ
من بنی تمیم الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ودخلت وعندہ
الصلصال بن الدلمس فقلت یا نبی اللہ عظنا موعظۃ ننتفع بہا
فانا قوم نعبر فی البریۃ فقال رسول اللہ یا قیس ان مع العز ذلا وان مع
الحیوۃ موتا وان مع الدنیا آخرۃ وان لکل شیء حسیبا وعلی کل شیء
رقیبا وان لکل حسنۃ ثوابا ولکل سیئۃ عقابا ولکل اجل کتابا
وانہ لا بد لک یا قیس من قرین یدفن معک وھو حی وتدفن
معہ وانت میت فان کان کریما اکرمک وان کان لئیما اسلمک
ثم لا یحشر الا معک ولا تبعث الا معہ ولا تسأل الا عنہ
فلا تجعلہ الا صالحا فانہ ان صلح آنست بہ وان فسد لا تستوحش الا منہ
وھو فعلک یعنی کتاب خصال وامالی مین قیس بن عاصم سے روایت ہے
کہ کہا اونہون نے کہ وارد ہوا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
ساتھ ایک جماعت کی کہ وہ سب بنی تمیم سے تھی پس حاضر ہوا مین در آن
حالیکہ موجود تھے نزدیک اون حضرت کے ایک شخص کہ نام اونکا صلصال
تھا پس کہا مینے کہ یا نبی اللہ وعظ کیجیے ہم لوگون کو کہ نفع پاوین ہم لوگ
اوس سے اسلیے کہ بیابان مین رہتے ہین ہم لوگ پس فرمایا جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے قیس تحقیق کہ ساتھ ہر عزت کے ذلت ہے
اور تحقیق کہ واسطے ہر زندگانی کے موت ہے اور تحقیق کہ ساتھ ہر دنیا کے

آخرت ہے اور تحقیق کہ واسطے ہر شے کے حساب ہے اور اوپر ہر شے کی
گواہ ہے اور تحقیق کہ واسطے ہر نیکی کے ثواب ہے اور واسطے ہر گناہ کے
عذاب ہے اور واسطے ہر مدت کے ایک نوشتہ ہے اور تحقیق کہ ضرور ہے
واسطے تیرا ای قیس ایک رفیق ہی کہ وہ دفن کیا جاویگا ساتھ تیری درحالیکہ وہ زندہ ہے
اور دفن کیا جائیگا تو ساتھ اوسکی درحالیکہ تو میت ہوگا پس اگر وہ مصاحب کریم ہی تو اکرام
کرے گا تیرے تئین اور اگر وہ مصاحب لئیم ہے تو تجکو چھوڑ دے گا
پس نہین محشور ہوگا وہ مصاحب مگر ساتھ تیرے اور نہین محشور ہوگا
مگر ساتھ اوسکے اور نہین سوال کیا جاے گا تو مگر اوس رفیق سے پس
مگر دان مصاحب اپنے کو مگر نیک کہ وہ اگر صالح ہے تو انس کرے گا تو اوس سے
اور اگر وہ بد ہے تو متوحش نہوگا تو مگر اوس سے اور یہ مصاحب و رفیق
عمل تیرا ہے پس فائدہ وعظ کے سننے سے دین کا حاصل کرنا ہے اور حلال
و حرام اور جملہ احکام خدا و رسول کا جاننا ہے اور یہ جاننا موقوف ہے
وعظ کے بیان پر تا ان احکام کو خدا و رسول کے اظہار کرے پس وعظ
مین بہی شرطین لگائی گئے ہین چند امور ایک اون شرائط مین سے
جو اعلی و عمدہ ہے تقوی اور عمل کرنا ہے اپنے وعظ پر جیسا کہ فرمایا
حق سبحانہ و تعالے نے سورہ بقر مین أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ
أَنفُسَكُمْ جسکا ترجمہ ظاہری یہ ہے کہ آیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو نیکی
کرنے کا اور بہول جاتے ہو اپنے نفسون کو اور پہر فرمایا سورہ صف
مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا
عِندَ اللَّهِ

ان تقولوا ما لا تفعلون ترجمہ ظاہری اسکا یہہ ہے کہ اے وہ لوگ کہ جو
ایمان لائے ہین کیون کہتے ہو وہ امر جو نہین کرتے ہو بہت عظیم ہے
ازراہ دشمنی کے نزدیک خدا کے یہ امر کہ کہو تم اور نہ کرو تم پس غرض
اس آیہ سے زجر ہے اوس شخص کے لیے جو وعظ کرے اور خود اوس پر عمل
نکرے اور ممکن ہے کہ مورد آیہ خلف فی الوعد ہو لیکن خلف وعدہ جائز
ہے نزدیک اکثرین کے اور ظاہر آیہ سے تحریم ثابت ہے پس حمل کرنے
اوپر خلف فی الوعد کے قائم نہین رہتے معنے جواز کے جیسا کہ مشہور ہے
مگر ارتکاب کیا جاوے اور گردانا جاوے یہ حمل قسم سے مجاز کی اور بسبب
ممکن ہونا ارتکاب مجاز کے حمل کیا ہے اس آیہ کو شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے
اربعین مین اوس وعظ پر جو بلا عمل ہووے چنانچہ حدیث ابی ذر مین
منقول ہے قال رسول اللہ یا ابا ذر یطلع قوم من اهل الجنة الی
قوم من اهل النار فیقولون ما ادخلکم النار وقد دخلنا الجنة
بفضل تادیبکم و تعلیمکم فیقولون انا کنا نامر بالخیر و لا نفعله
یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ابوذر مشرف
ہو وینگے ایک قوم اہل جنت مین سے اوپر ایک قوم کے اہل نار سے
پس کہین گے وہ لوگ کہ کس چیز نے داخل کیا تمکو نار مین حالانکہ داخل
ہوئے ہم جنت مین بسبب فضل تادیب و تعلیم تمہارے کے پس کہینگے
وہ لوگ کہ ہم تمکو حکم کرتے تھے نیکی کرنیکا مگر خود نکرتے تھے اوسکو
تیسرا دوسری یہہ ہے کہ حرمت واعظ کی وعظ سے انعام ہو

نہ مقصود اوس سے اظہار اپنے کمال اور علم کا ہو اسلیئے کہ یہ امر اکثر
مسدود کرتا ہے راہ ہدایت یابی کو لیکن افہام بس وہ ایک سبب ہے
اون اسباب مین سے جو باعث ہین ہدایت پانے کے اور بسبب افہام
کے حاصل ہوتا ہے واعظ کو اجر ہدایت کرنے کا فالدّالّ علی الخیر
کفاعلہ یعنے رہنمائی کرنے والا امر خیر کا مثل اوسکے فاعل کے ہے
اور وعظ قبول کرنے والے کو اجر ہے ہدایت یابی کا اور توابع سے
اس شرط کے ہے استعمال کرنا وعظ مین ایسے الفاظ کا جو مانوس ہون
اور وحشی و غریب نہو وین اسواسطے کہ استعمال سے ان الفاظ کے
مطلب ذہن مین بخوبے نہین آتا ہے پس چاہیے کہ بیان کرے معانی
غیر دقیقہ کو آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ اللہ سبحانہ و تعالے نے بنا رکھی ہے
اپنے کتاب مجید کی نہایت سہولت پر اور شریعت تمہاری سہل و آسان
ہے چنانچہ مشہور ہے کلموا الناس علی قدر عقولہم یعنے کلام کرو تم
لوگون سے بقدر اونکے عقلون کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ جسوقت کلام کرتے تھے تو اعادہ فرماتے تھے اوسکو تین بار تاکہ
سمجھ جاوے اوسے سامع اور گویا کہ حضرت رعایت فرماتے تھے ذہن
کے تینون مرتبون کے یعنے غبی و ذکی و متوسط جناب امیر المومنین
علیہ السلام بھی اسیطرح وعظ فرماتے تھے لوگون کو اور نہین بیان
کرتے تھے امور مشکلہ کو مگر جب کوئی اونمین سے اصرار کرتا تھا اوسکے
سوال مین اور حرص کرتا تھا اوسکے حقیقت حال کی انکشاف مین

تو ظاہر کرتے تھے اوسکو باوصفیکہ وہ حضرت باب مدینہ علم اور جامع سر گئے
اسرار ذوالجلال تھے تیسری اون شروطمین سے یہ ہے کہ نرمی
کرے کلام مین تا اثر کرے دلون مین لوگون کے اور یہ سنت ہے خدا
و رسولؐ کی چنانچہ جناب احدیت خود فرماتا ہے سورۂ طٰہٰ مین دقولا له
قولا لینا یعنے اے موسیٰ و ہارونؑ کہو تم فرعون سے کلام نرم اور سورۂ
نحل مین فرمایا وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ یعنے فرمایا ہمارے پیغمبر
سے کہ جدال کرو کافرون سے طریقۂ نیک پر اور یہی بہت قریب ہے
ہدایت سی چنانچہ نقل کے ہے کہ ایک مرد واعظ تھا کہ وہ سختی کرتا تھا
ایک بادشاہ پر اور منع کرتا تھا اوسکو شراب سے اور اس باب مین
سخنہای درشت کہتا تھا اوسے پس یہ امر شاق ہوا بادشاہ پر اور
حکم کیا شراب کے لانے کا اور اوسکے منہ مین ڈالنے کا اس سبب سے
کہ وہ کراہت کرتا تھا شراب سے اور بجا لائے لوگ اوسکے حکم کو پس
دیکھو کہ کسطرح منجر ہوا سختی کرنا کلام مین طرف ضلالت بادشاہ و ذلت
واعظ کے چوتھی شرط یہ ہے کہ اخلاص ہو وعظ مین اور اخلاص
معتبر ہے کل اعمال مین اور گویا وہ روح ہے ہر عمل کے اور معنی اوسکے
یہ ہین کہ قصد کرے اعمال کے واقع کرنے سے خوشنودی خدا و اطاعت
حکم پروردگار و اشاعت دین خدا کا نہ یہ کہ ارادہ کرے اوس سے دکھانے
اور آوازہ اپنا اور مدح سامعین کا یا کسی جزا اور شکرگذاری
کا اور نہ قصد کرے خدمت لینے و شوکت پانے کا پس واعظ

کو لازم ہے کہ اختیار کرے امور حسنہ کو تا اوس سے جاری
ہون احکام دین اور یہ سب بہ نیت خالص و خوشنودی خدا کے ہووے
اور نہ ہووے واسطے ریا و سمعہ کے اسلیئے کہ یہ نیت فاسد ہے اور رضای
الٰہی اور ثواب نا متناہی کے عوض اغراض فاسدہ و امتعہ کاسدہ کو
اختیار کرنا سراسر نقصان و غبن و خسران ہے اور اگر ریا مین سوائے
اس امر کے اور کچھہ نہو تا تو یہی کافی تھا حالانکہ اوسمین عذاب بہی ہے
کہ مخفی نہین ہے ؎ جوشش خلق متاع علم دادہ بباد + داغم از
گرمی بازار کہ دوکانم سوخت + اور چونکہ وعظ کسامع سے تعلق رکھتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ سامع مین بہی اعتبار کیئے گئے ہین چند امور ضروری
اول یہ کہ رغبت کرے سننے مین وعظ کی پس بیٹھے قریب واعظ کے اگر
کوئی مزاحم نہو اور دیکھے واعظ کی طرف اسواسطے کہ دیکھنا اوسکی طرف
سبب جمع کرتا ہے حواس کو اور مددگار ہوتا ہے سننے پر اور چپ رہے
وعظ کے سننے کے لیئے دوسرے اخلاص ہے اور غرض اوس سے
یہ ہے کہ غرض سامع کی تحصیل سے رضای پروردگار جلیل ہو اسلیئے کہ
عمل جبتک کہ واسطے خوشنودی خدا کے بہ نیت خالص نہووے فائدہ
اوسکا مترتب نہین ہوتا ہے بلکہ عبث و ضائع ہوتا ہے جیسا کہ گذرا چنانچہ
روایت کی گئی ہے حضرت امام صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اون
حضرت نے کہ جو شخص ارادہ کرے حدیث سے منفعت دنیا کا نہو دیگا
اوسکے لیئے آخرت مین کوئی حصہ اور جو شخص ارادہ کرے اوس سے

بہتر ہے آخرت کی عطا کرے گا اوسے اللہ تعالیٰ اجر دنیا و آخرت کا
تیسرے یہ ہے کہ نہ دیکھے اوسکی طرف بہ نگاہ تند کہ حیا آجا وے اوسے
چوتھے یہ ہے کہ ہنسے نہین مگر تبسم کرے از راہ تعجب کی اسواسطے کہ
ہنسنا اوسکا بغیر تعجب کے سخت کر دیتا ہے قلب کو اور خلاف ہوتا ہے
ادب کے پانچوین یہ کہ بہت سوال نکرے وقت وعظ کے تا خلل پذیر
نہووے نظم کلام مین اوسکے اور اسلئے کہ مقام سوال مجلس درس ہے
اور یہ مقام سوال کا نہین ہے چھٹی یہ کہ تعرض نکرے لغزش زبان
واعظ پر اور قلت فصاحت پر اوسکے بیان مین اسواسطے کہ اعتبار
معانی کا ہے نہ الفاظ کا اور سرزنش نکرے اوسکو اگر اضطراب ہو جاوے
اوسکے کلام مین اسواسطے کہ وہ مجلس عظیم ہے اور ایسے مجالس مین انسان
کو رعب ہو جاتا ہے ساتوین یہ کہ تعظیم و توقیر کرے واعظ کے اسواسطے
کہ اوسکے لیئے حق ہے تعلیم و ہدایت کا اور وعظ ایک شاخ ہے علم و ادب
کے اور حکایت کی گئی ہے بعض لوگون سے تفضیل مین اوستاد کی والد
پر اسطرح پر کہ والد نازل کرتا ہے اپنے مولود کو ملکوت سے ملک
کے طرف اور عالم روحانی سے طرف عالم جسمانی کے اور بسبب وعظ
کے بلند ہوتا ہے عالم ربانی کی طرف بعد نزول کے اوس سے اور فرق
درمیان دونون فعلون کے آسمان و زمین کا ہے اس بنا پر کہ گرانا
سہل تر ہے بلند کرنے سے اور توابع مین سے تعظیم و توقیر کے خدمت
کرنا ہے واعظ کے ہاتھ سے اور پیر سے اور قلم سے اگرچہ واعظ کو

سزاوار ہے کہ منتفع ہووے ان امرون سے اون لوگون سے جیسا
کہ ذکر کیا گیا آٹھوین یہ کہ جسوقت واعظ احکام شرع کو بیان کری
چاہیئے کہ اوسکو توجہ دل سے سنے اور اوسپر عمل کرے اسلیئے کہ فائدہ وعظ
کے کہنی کا یہ ہے کہ سامع مکائد دنیوی سے محفوظ رہے اور خدا ورسول
کو پہچانے اور آتش جہنم سے امان پاوے پس گویا کہ واعظ کھلاتا ہے
سامعین کو طعام ایمانی اور پلاتا ہے شراب روحانی اور یہ فائدہ مترتب
نہوگا مگر اوسوقت کہ سامع اوسپر عمل کرے اور احکام خدا ورسول کو بجا لاوے
اسلیئے کہ بعد پہچاننے احکام خدا ورسول کے اگر اوسپر عمل کرے گا تو مرتبہ
اوسکا نزدیک خدا کے بہت اعلی ہوگا اور اجر وثواب اوسکا زیادہ
ہوتا جاے گا اور اگر اون احکام کو قبول نکرے گا تو ہر آئینہ معذب و
گرفتار عقاب ہوگا پس لازم یہ ہے کہ سامع اعمال حسنہ کو اپنے اوپر
واجب جانے اور اوسپر عمل کرے اور خوشنودی خدا ورسول کا
خواہان رہے کہ نتیجہ اوسکا منجر ہوتا ہے طرف اجر وثواب کے
تنبیہ ہشتم تقلید اصطلاح مین عمل کرنا ہے قول مجتہد پر بغیر معلوم
ہونے دلیل خاص تفصیلی کی اور اجتہاد کے یہ معنی ہین کہ جو شخص
ملکہ وقوت رکھتا ہو سمجھنی کے احکام فروع دین کے قرآن وحدیث
واجماع و دیگر دلائل معتبرۂ شرعیہ سے اوس شخص کا کوشش کرنا بالقدر طاقت
بیچ حاصل کرنے اعتقاد مسئلہ شرعیہ کے اور فضیلت اس مرتبہ کی احادیث
فضیلت علم وفضائل علما سے ظاہر ہے اور بالخصوص فضیلت اجتہاد مین

یک حدیث یہ ہے کتاب ذکری اور بہت سی کتابوں میں منقول ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا انظروا الی من کان منکم
روی حدیثنا ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا
فارضوا بہ حکما فانی قد جعلتہ علیکم حاکما ترجمہ ان الفاظ
کا اس حدیث شریف کے یہ ہے کہ نظر کرو طرف اوس شخص کے جو
کرے ہمارے حدیث کو اور نظر کرے بیچ حلال وحرام ہمارے کے اور
پہچانے احکام کو ہمارے پس راضی ہو تم ساتھ اوس شخص کے کہ وہ حاکم ہو
پس تحقیق کہ گردانا میں نے اوسکو حاکم اوپر تمہارے والحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۃ

نقل دستخط قدوۃ المجتہدین الکاملین واسوۃ العلماء العاملین المولی العلامۃ
النحریر الفہامۃ سید الفقہا عمدۃ العلما مولانا ومقتدانا جناب المفتی السید
محمد عباس ظلہ العالی الی کر الایام واللیالی — ہذہ الرسالۃ
قد تضمنت بعض المضامین القدیمۃ والجدیدۃ وسمعت منہا
فیہا فی مجالس عدیدۃ وانا اضعف الناس السید محمد عباس
صین عن کل بؤس وباس فقط

تاریخ ۱۴ ماہ ذی قعدہ یوم جمعہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری دستخط